6۔ اوور کوٹ

غلام عباس (1909ء - 1982ء)

تعارف: غلام عباس ۱۷ نومبر ۱۹۰۹ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت لاہور میں حاصل کی۔ ۱۹۲۲ء میں ساتویں جماعت کے طالب علم تھے، جب پہلی کہانی ''بکری'' کے عنوان سے لکھی۔ اور پھر انگریزی نظموں کا ترجمہ کرتے رہے۔ اس دوران میں ان کے والد وفات پا گئے۔ غلام عباس نے پڑھائی کو خیر باد کہا اور بچوں کے ایک رسالے ''پھول'' کے ایڈیٹر بن گئے۔ ۱۹۳۸ء میں آل انڈیا ریڈیو سے منسلک ہو گئے۔ اردو اور ہندی رسالے ''آواز'' اور ''سارنگ'' کے مدیر رہے۔ ۱۹۴۱ء میں پنجاب یونی ورسٹی سے ادیب اردو، ۱۹۴۲ء میں میٹرک کر ۱۹۴۴ء میں ایف۔ اے کیا۔ تقسیم کے بعد ریڈیو پاکستان کراچی سے منسلک ہو گئے اور رسالہ ''آہنگ'' کی ادارت سنبھالی۔ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۲ء تک بطور پروگرام پروڈیوسر بی۔ بی۔ سی سے وابستہ رہے۔ ۱۹۵۲ء میں پاکستان واپس آ کر ''آہنگ'' کی دوبارہ ادارت سنبھالی۔ ۲ نومبر ۱۹۸۲ء کو کراچی میں فوت ہوئے۔

تصانیف:۔ افسانوی مجموعے:۔ ''آنندی''، ''کن رس''، ''جاڑے کی چاندنی''، ''زندگی نقاب چہرے'' اور ایک ناولٹ ''گوندنی والا تکیہ'' لکھا۔ ایوب خان کی کتاب فرینڈز ناٹ ماسٹرز کا اردو ترجمہ ''جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی'' کیا۔ ان کے افسانے آنندی کو چیکوسلواکیہ کا بین الاقوامی ادبی انعام ملا۔ جاڑے کی چاندنی کو آدم جی ادبی انعام ملا۔ ''اوور کوٹ'' ان کے افسانوی مجموعے ''جاڑے کی چاندنی'' سے ماخوذ ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

صفحہ 28 ۔ اوور کوٹ (بڑا کوٹ جو باقی لباس کے اوپر پہنا جاتا ہے) خوش پوش (خوش لباس) مال روڈ (شاہراہ قائداعظم) چیئرنگ کراس (فیصل چوک) خراماں خراماں (ٹہلتے ٹہلتے، خوش خوش) پٹڑی (فٹ پاتھ، پیدل چلنے کا راستہ) تراش خراش (بناؤ سنگھار وضع قطع) کاج (بٹن لگانے کے لیے کپڑے کا جو حصہ قطع کیا جاتا ہے، بٹن کا گھر) شربتی رنگ (سُرخی مائل رنگ، ہلکا سرخ رنگ، گلابی رنگ) فلیٹ ہیٹ (سر کا ایک پہناوا جو یورپ میں پہنا جاتا ہے) سلک (ریشمی کپڑا) گلوبند (ایک بڑا رومال جو گلے کے گرد باندھا جاتا ہے) کڑکڑاتا جاڑا (شدید سردی) بانکپن (شوخی، تیز طراری، غرور، تکبر) سرپٹ دوڑانا (تیز دوڑانا) چونچالی (چنچل پن شوخی) رقص (ناچ، ڈانس) یک بارگی (اچانک، فوراً) لارنس گارڈن (باغ جناح) دھندلکا (ہلکا اندھیرا، مغرب کے وقت جو نیم تاریکی چھا جاتی ہے) کہرا (سخت سردی کی وجہ سے پڑنے والی دھند) آستین (بازو) اڑسنا (اٹکانا، پھنسانا)

صفحہ 29 ۔ ناخوشگوار (اچھی نہ لگنے والی، ناموزوں) تانتا بندھا ہونا (قطار، سلسلہ، رش، طویل اور مسلسل آمد و رفت) دو رویہ (آنے جانے کیلئے علیحدہ علیحدہ راستہ) تفریح طبع (طبیعت کو فرحت بخشنے والی، دل کو لبھانے والی تفریح) استطاعت (ہمت، طاقت، حوصلہ) وضع (شکل و صورت) قماش (قسم، وضع) قراقلی (ایک جنگلی بلے کی کھال جو بہت قیمتی ہوتی ہے) بیش قیمت (بہت قیمتی، زیادہ قیمت والے، مہنگے) خاکی پٹی (خاکی رنگ کا ایک باریک کپڑا) بڑھیا (اچھی اور بہتر قسم کا) سلوٹ (شکن، بل) مگن (محو، مصروف، کھویا ہوا)

صفحہ 30 ۔ چھوراچھکا (اٹھائی گیرا، لفنگا) پچکارنا (پیار کرنا، چمکانا) مٹر گشت کرنا (آوارہ گھومنا، ہوا خوری کرنا) ریستوران (سرائے، ایسا ہوٹل جس میں اشیائے خورد و نوش کے ساتھ اشیائے تعیش بھی ہوں) آرکسٹرا (ایک انگریزی ساز کا نام جو بیسویں صدی میں بہت مقبول ہوا) توجہ جذب کرنا (توجہ اپنی طرف مبذول کرانا) چغہ (عبا، جبہ، قبا) کلاہ (پگڑی، ٹوپی) گرم جوشی سے (تپاک سے) آؤ بھگت کرنا (تواضع، یہاں مراد خوش آمدید کہنا) بھنویں (ابرو میں) خفیف (ہلکی، معمولی) پُراسرار (رازوں بھرا) چونچالی

(چنچل پن) تکان (تھکن) چھٹ گئی تھیں (کم ہوگئی تھیں، بکھر گئی تھیں) منعطف کرنا (توجہ دینا، توجہ مبذول کرانا) جاذبیت (دلکشی، کشش) سروکار (تعلق، نسبت)

صفحہ 31 - میکلوڈ روڈ (ظفر علی خان روڈ) راہ گیر (مسافر) ہوا ہونا (ہوا کی رفتار سے بھاگنا یعنی تیزی سے بھاگ جانا) کچل گئی (روندی گئی، مسلی گئی) جیسے تیسے (مشکل سے، جوں توں کر کے) رمق بھر (ذرہ بھر، معمولی سی) اُڑا نہ لے جائے (چوری نہ کر لے کر بھاگ نہ جائے) خوب بن ٹھن کر (خوب تیار ہو کر، بہت بن سنور کر) جراحی (سرجری، چیر پھاڑ کے ذریعے علاج) نقاب (پردہ، چہرے پر اوڑھا جانے والا کپڑا) پٹیاں جمانا (پانی یا تیل سے بال چپکانا) بوسیدہ (پرانی) ڈھب (طریقہ، طور، انداز، طرز)

صفحہ 32 - نکٹائی (گردن = Neck، باندھنا = Tie یعنی گردن باندھنا، گردن کے گرد باندھا جانے والا کپڑا) دھجی (کترن) کپڑا مسک گیا تھا (دباؤ وغیرہ سے کپڑا چر گیا تھا) کھونچیں لگنا (کپڑے کا اُلجھ کر پھٹ جانا) آنکھیں چار ہونا (آمنا سامنا ہونا، ایک دوسرے کی طرف دیکھنا) بلاشبہ (بے شک) دم توڑ چکا تھا (مر چکا تھا، روح کا پرواز کرنا جانا، بے جان ہونا) برہنگی (عریاں پن، ننگا پن) خجل (شرمندہ، نادم) آنکھیں چرانا (کترانا، شرمندہ ہونا) فہرست (چیزوں کی تفصیل)

سبق کا خلاصہ

(لاہور، ملتان بورڈ 06,07,08,09، ڈیرہ غازی خان 09,10، راولپنڈی 12,13، بہاول پور 07,09,12، گوجرانوالہ 10، ٹی بورڈ 13ء)

جنوری کی ایک شام کو ایک خوش پوش نوجوان ڈیوس روڈ عبور کر کے مال روڈ چیئرنگ کراس کی طرف فٹ پاتھ پر چلنے لگا۔ سر پر سبز فلیٹ ہیٹ، گلے میں سفید گلوبند اور ایک ہاتھ میں چھڑی تھی۔ جاڑے کا موسم تھا اور ٹھنڈی ہوا تیز دھات کی طرح جسم سے ٹکراتی تھی۔ لیکن یہ نوجوان اس موسمی شدت سے بے نیاز بڑے مزے سے ٹہل رہا تھا۔ اس کی چال میں ایک مخصوص بانکپن تھا۔ وہ اپنے قریب آنے والے ٹیکسی اور تانگے والوں کو ''شکریہ'' یا ''نہیں'' کے ساتھ ٹال دیتا تھا۔

وہ مال روڈ کے بارونق حصے میں پہنچا تو اس کی شوخی اور بانکپن میں اضافہ ہو گیا۔ یکا یک وہ سیٹی بجا کر رقص کی مخصوص دھن نکالنے لگا۔ پھر اچانک جوش میں آ کر باؤلر کی طرح گیند کرانے کی کوشش کی۔ لارنس گارڈن کو جانے والی روڈ اس نے اختیار نہ کی اور کوٹ کی آستین سے رومال نکال کر چہرے کو صاف کیا۔ قریب ہی گھاس پر کھیلتے ہوئے بچوں کو گھورنے لگا تو وہ شرما کر بھاگ نکلے۔ پھر وہ ایک خالی بنچ پر رونق افروز ہوا۔ مال روڈ پر سائیکلوں، موٹر سائیکلوں اور پیدل چلنے والوں کا ہجوم تھا۔ سڑک کے دونوں طرف دکانوں میں خرید و فروخت کا بازار گرم تھا۔ بعض ناچار لوگ دور ہی سے تفریح گاہوں اور دکانوں میں لگے رنگا رنگ قمقموں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

نوجوان سیمنٹ کی خالی بنچ پر بیٹھا ہوا اپنے سامنے سے گزرنے والے زن و مرد کے لباس کو زیادہ غور سے دیکھ رہا تھا۔ نوجوان کا اوور کوٹ پرانا مگر بڑھیا تھا۔ سلائی نہایت عمدہ تھی۔ کریزیں نمایاں اور سلوٹ بالکل نہیں تھی۔ بنچ سے اُٹھ کر وہ دوبارہ مال روڈ پر چہل قدمی کرنے لگا۔ ایک ریستوران میں آرکسٹرا بج رہا تھا۔ اندر کی بجائے باہر زیادہ ہجوم تھا۔ آگے بڑھ کر وہ ایک بک سٹال پر رکا۔ جہاں چند رسالوں کی ورق گردانی کی اور قالین کی دکان پر پہنچا۔ جہاں اس نے مختلف قالین دیکھے۔

سڑک پر چند محات چلنے کے بعد اُس نے سڑک عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر ابھی آدھی سڑک پار کی ہوگی کہ ایک لاری بگولے کی طرح آئی اور اُسے کچلتی ہوئی میکلوڈ روڈ کی طرف نکل گئی۔ جب اسے ہسپتال میں سٹریچر پر ڈال کر آپریشن

تھیٹر لے جایا جارہا تھا تو اس وقت بادامی رنگ کا اوورکوٹ نوجوان کے جسم پر اور سفید سلک کا مفلر گلے کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ آپریشن روم میں سرجن اور نرسیں چہروں پر جراحی کا نقاب چڑھائے اس کی دیکھ بھال میں مصروف تھیں۔ اس کا دھڑ ٹانگوں سے تو محروم ہو گیا تھا مگر سر کی مانگ ابھی تک بالکل نمایاں تھی۔

جب اُس کا لباس اتارا گیا تو نرسیں حیران ہو کر ایک دوسرے کو گھورنے لگیں کیوں کہ مفلر کے نیچے قمیص تک نہ تھی۔ وہ مفلر اس انداز سے لپیٹا کہ سینہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اوورکوٹ کے نیچے ایک بوسیدہ اونی سویٹر تھا جس کے سوراخوں سے میلا بنیان نظر آرہا تھا۔ جسم پر میل کی تہیں جمی ہوئی تھیں کیوں کہ وہ دو مہینے سے نہایا نہیں تھا۔ بجائے پیٹی کے پتلون کو پرانی ٹائی سے باندھا ہوا تھا۔ پینٹ میں بھی گھٹنوں پر سوراخ تھے جو کہ اوورکوٹ کی وجہ سے نظر نہیں آتے تھے۔ بوٹ اور جرابیں اتارنے پر معلوم ہوا کہ دونوں جرابوں کا رنگ مختلف اور دونوں پھٹی ہوئی تھیں۔ بلاشبہ اس وقت تک وہ نوجوان فوت ہو چکا تھا اور اوورکوٹ کی مختلف جیبوں سے مندرجہ ذیل اشیا برآمد ہوئیں۔ ''ایک چھوٹا سا کنگھا، ایک رومال، ساڑھے چھ آنے، ایک بجھا ہوا آدھا سگریٹ، ایک ڈائری، گراموفون ریکارڈوں کی فہرست اور چند اشتہار''۔ بید کی چھڑی لاپتہ تھی۔

مشقی سوالات

سوال 1 افسانہ ''اوورکوٹ'' کا متن پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل جملوں میں دیے گئے الفاظ میں سے درست لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پُر کریں۔

(i) جب وہ برابر ______ چلا گیا تو رفتہ رفتہ وہ شرمانے سے لگے۔ (✓ تکے، دیکھے، گھورے)

(ii) نوجوان اپنی ______ سے خاصا فیشن ایبل معلوم ہوتا تھا۔ (✓ وضع، صورت، شکل)

(iii) نوجوان نے ______ کو سکیڑا جس کا مطلب تھا ''اوہ واتنی''۔ (✓ بھنوؤں، ہونٹوں، کندھوں)

(iv) اُس کے ہونٹوں پر ایک ______ اور پُر اسرار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ (✓ خفیف، لطیف، عجیب)

سوال 2 نیچے دیئے گئے سوالات اور سبق ''اوورکوٹ'' کو پیش نظر رکھ کر درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں

(i) افسانہ ''اوورکوٹ'' کے مصنف کون ہیں؟

(الف) پریم چند (ب) افضل حق ✓ (ج) غلام عباس (د) ممتاز مفتی

(ii) نوجوان نے ''اوورکوٹ'' کیوں پہن رکھا تھا؟

(الف) اس کے پاس کوئی اور لباس نہ تھا (ب) کیوں کہ جاڑے کا موسم تھا

(ج) خوب صورت نظر آنے کے لیے ✓ (د) اپنی اصلیت کو چھپانے کے لیے

(iii) گلوبند اتارنے کے بعد نرسوں نے ایک دوسرے کی طرف کیوں دیکھا؟

(الف) کیوں کہ گلوبند بے حد خوبصورت تھا (ب) کیوں کہ گردن پر گلوبند کا نشان تھا

(ج) کیوں کہ گلوبند پھٹ گیا تھا ✓ (د) کیوں کہ گلوبند کے نیچے قمیص ہی نہ تھی

(iv) نوجوان کی پتلون کیسی تھی؟

(الف) بالکل عام سی اور سادہ (ب) پرانی اور جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی

(ج) نہایت شان دار ✓ (د) پھٹی پُرانی اور بکسوؤں کے بغیر